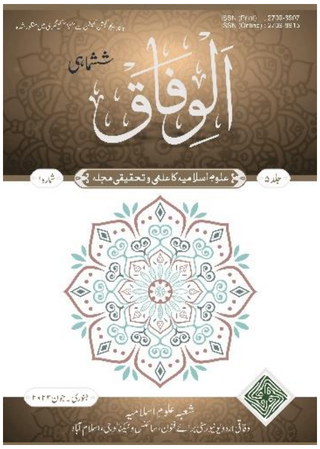

Al-Wifaq Research Journal of Islamic Studies
Volume 5, Issue 1 (January - June 2022)
eISSN: 2709-8915, pISSN: 2709-8907
Journal DOI: https://doi.org/10.55603/alwifaq
Issue Doi: https://doi.org/10.55603/alwifaq.v5i1
Home Page: https://alwifaqjournal.com/
Journal QR Code:

---

| | |
|---|---|
| Article | "المصنف" کے تراجم ابواب میں امام ابن ابی شیبہؒ کا منہج واسلوب<br>The Methodology of Imām Ibn Abī Shaibah in Tarājim-ul-Ābwāb of "Al-Muṣannaf" |
| Authors | Irfan[1],<br>Dr. Shahzada Imran Ayub[1] |
| Affiliations | [1] Department of Islamic Studies,<br>The University of Lahore, Lahore. |
| Published | 30 June 2022 |
| Article DOI | https://doi.org/10.55603/alwifaq.v5i1.u1 |
| QR Code | |
| Citation | Irfan, and Imran Ayub, Shahzada. *"The Methodology of Imām Ibn Abī Shaibah in Tarājim-ul-Ābwāb of Al-Muṣannaf"* Al-Wifaq, June 2022, vol. 5, no. 1, pp. 1–17 |
| Copyright Information: | The Methodology of Imām Ibn Abī Shaibah in Tarājim-ul-Ābwāb of "Al-Muṣannaf" © 2022 by Irfan & Dr. Shahzada Imran Ayub is licensed under Attribution-NonCommercial 4.0 International |
| Publisher Information: | Department of Islamic Studies, Federal Urdu University of Arts Science & Technology, Islamabad, Pakistan. |

## Indexing

Islamic Research Index

ASIAN Research Index

HJRS HEC Journal Recognition System

Crossref

INTERNATIONAL Scientific Indexing

Academic Resource Index ResearchBib

# "المصنف" کے تراجمِ ابواب میں امام ابن ابی شیبہؒ کا منہج و اسلوب

# The Methodology of Imām Ibn Abī Shaibah in Tarājim-ul-Ābwāb of "Al-Muṣannaf"

*عرفان

** ڈاکٹر شہزادہ عمران ایوب

## ABSTRACT:

Imām Ibn Abī Shaibah is an indefinite Mujtahid. His Faham-O-fiqh is hidden in the Tarājam-ul-Ābwāb of Al-Muṣannaf Ibn Abī Shaibah. With His deep vision and wisdom, perceived a lot of meaning and uncountable Aḥkām from the Tarājm-ul-Abwāb. This is his methodology. He names the Abwābs with Qur'anic Verses, then with the help of these Qur'anic verses, he catches explores new Aḥkām O Masāil through these Tarājm-ul-Abwāb. The most significant thing is (its) Tarājam-ul-Ābwāb of Al-Muṣannaf, They show Imam's' deductive, analogical vision and foresight wisdom.Tarājam-ul-Ābwāb in Al-Muṣannaf are multipurpose; this article research paper deeds with these esteemed purposes, Tarājam-ul-Ābwāb have means the chapterization. Tarājam-ul-Ābwāb of "Al-Muṣannaf" have different connotations. In this regard, the Imam quotes some verses from the Qur'an and explains it with ḥadīth. This is especially visible in certain aspects such as prescribing translation chapters (tarjumatul-bāab) with the Qurānīc verses and ḥadīth scripts. Similarly, Codification chapters for explanatory.

Imām Ibn Abī Shaibah divvied Tarājm ul Ābwāb in four Major types like a "تراجم ظاہرہ، تراجم مفردہ، تراجم مرسلہ، تراجم خفیہ یا استنباطیہ". This is noted that the above kinds of Ābwāb have been discussed thoroughly in this Research Paper.

## KEYWORDS:

*Ibn Abī Shaibah, Al-Muṣannaf, Tarājam-ul-Ābwāb, Aḥkām O Masāil, methodology*

امام ابن ابی شیبہؒ 159ھ میں کوفہ میں پیدا ہوئے، آپؒ اپنے وقت کے جلیل القدر عالم، محدث اور مجتہد تھے۔

---

*پی ایچ ڈی سکالر و لیکچرار، شعبہ علوم اسلامیہ، دی یونیورسٹی آف لاہور، لاہور

** ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، دی یونیورسٹی آف لاہور، لاہور

آپؒ کا شمار ان علماء و محدثین میں ہوتا ہے جنہوں نے علمِ حدیث کی نشر و اشاعت میں ناقابلِ فراموش خدمات سرانجام دیں، آپؒ نے نہ صرف درس و تدریس بلکہ تحریر و تصنیف کے ذریعے سے بھی علوم الحدیث کو فروغ دیا، آپؒ کے منفرد اندازِ تالیف کے بارے میں امام ابو عبیدؒ فرماتے ہیں "امام ابن ابی شیبہؒ ایک باکمال مصنف تھے"[1] امام رامہرمزیؒ نے ذکر کیا ہے کہ "ابو عبید قاسم بن سلامؒ اور ابن ابی شیبہؒ سے بڑھ کر کوئی مصنف نہیں ہے"[2] جبکہ امام ابن کثیرؒ موصوف کی عظیم تصنیفی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "ابن ابی شیبہؒ صاحب تصانیف محدث تھے، آپ نے ایسی عمدہ تصانیف پیش کیں اس جیسی نہ آپ سے پہلے کوئی پیش کر سکا اور نہ بعد میں"[3]

امام ابن ابی شیبہؒ کی کتاب "المصنف" اپنے متنوع امتیازات کی بناء پر ذخیرہ حدیث میں منفرد حیثیت کی حامل ہے، اس کتاب کی ایک اہم خصوصیت اس کے تراجم ابواب (احادیث پر لگائے گئے عنوانات اور سرخیاں) ہیں۔ امام موصوف کی فقاہت اور فہم و بصیرت تراجمِ ابواب میں مضمر ہے کہ جہاں بڑے بڑے ائمہ و فقہاء کی رسائی نہیں ہوتی وہاں امام موصوف عجب اشارات و کنایات اور باریک بینی سے احادیث سے مسائل مستنبط کرتے ہیں۔ ان تراجم ابواب میں امام ابن ابی شیبہؒ کا تفقہ، استنباط اور دِقّتِ نظری اور نکتہ آفرینی کا اظہار ہوتا ہے۔ امام موصوفؒ کی کتاب "المصنف" کی منفرد خصوصیت یہ ہے کہ احادیث کے باب کے مناسب تراجم میں آیات قرآنیہ بھی بکثرت لاتے ہیں اور اس طرف اشارہ فرماتے ہیں کہ اس مسئلہ کا مأخذ قرآن کریم بھی ہے۔ امام ابن ابی شیبہؒ سے پہلے کسی مصنف نے اس قسم کے تراجم ابواب قائم نہیں کئے اور بعد کے محدثین اور مصنّفین نے آپؒ کے ہی منہج پر تراجم ابواب قائم کیے ہیں۔ گویا امام ابن ابی شیبہؒ اس ضمن میں اولین حیثیت رکھتے ہیں۔ امام رامہرمزیؒ آپ کی اس منفرد خصوصیت کے بارے میں فرماتے ہیں: "تفرد أبو بكر بن ابى شيبه بتكثير الابواب وجودة الترتيب وحسن التأليف"[4] "ابو بکر بن ابی شیبہ کثرتِ ابواب، اچھی ترتیب اور اچھی تحریر رکھنے میں منفرد تھے۔" امام ابن ابی شیبہؒ تراجم ابواب کی انفرادیت کو بیان کرتے ہوئے مصنف ابن ابی شیبہ پر تحقیق کرنے والے محقق "حمد بن عبد اللہ الجمعہ، ابراہیم اللحیدان" لکھتے ہیں: "ولعل البخاري رحمه الله اخذ هذه الصفة عن شيخه ابن ابى شيبة" امام بخاریؒ نے تراجم ابواب کا طریقہ اپنے شیخ امام ابن ابی شیبہؒ کیا ہے"[5]

امام ابن ابی شیبہؒ کی کتاب "المصنف" تراجم ابواب کے سلسلے میں نہایت اہم، مفید اور جامع ہے۔ اس میں اڑتیس (38) کتب ہیں اور ہر کتاب متعدد ابواب پر مشتمل ہے، جن میں بعض کتب کے ابواب کی تعداد 500 سے بھی زائد ہے، اور انہوں نے ہر کتاب کے متعدد تراجم ابواب قائم کئے ہیں، جن میں ہر ترجمہ باب سے متعلق مسائل کے بارے میں اہل علم کی مختلف اور متفق فیہ آراء کو جمع کیا ہے۔ تراجم ابواب کے سلسلے میں جداگانہ انداز تالیف اپنانے میں امام ابن ابی شیبہؒ سب سے فائق اور اوّلین حیثیت رکھتے ہیں۔ تراجم کے اندر ترجمۃ الباب کے تحت آیات، آثارِ صحابہ،

تابعین کے اقوال و فتاویٰ جات اور اہل لغت کے کلام کو درج کیا ہے اور بہت سے تراجم میں مرفوع معلقات بھی لائے ہیں، ان تراجم کے مطالعہ سے بخوبی آشکار ہو جاتا ہے کہ امام ابن ابی شیبہؒ کو حدیث، تفسیر، تاریخ، لغت، اصول، علم الکلام میں مکمل عبور اور دسترس حاصل ہے۔ زیرِ نظر مقالہ میں امام ابن ابی شیبہؒ کے "المصنف" میں قائم کردہ "تراجم ابواب" کی انواع و اقسام، منہج و اسلوب اور طریقہ ہائے استدلال کے متعلق جامع اصول مع امثلہ انتہائی اختصار کے ساتھ پیش کیے گئے ہیں۔

## لفظ تراجم کے معنیٰ

تراجِم بکسر جیم ہے، اگر جیم کے ضمہ کے ساتھ ہو تو مصدر بن جائے گا۔ تراجم ترجمہ کی جمع ہے اگر بضمہ جیم پڑھیں تو معنیٰ ہو گا "دو آدمیوں کا باہم پتھر مارنے میں شریک ہونا" لیکن یہ لفظ "تراجم" ہے جیسے تجربہ کی جمع تجارِب آتی ہے۔[6] ترجمہ کے تین معنی اہل لغات نے بیان کیے ہیں جو حسب ذیل ہیں:

1. کسی بات کو ایک زبان سے دوسری زبان میں بیان کرنا جیسے تراجم الکلام بالانجلیزیۃ۔
2. کسی آدمی کے نسب، اس کے اخلاق و سیرت کو بیان کرنا جیسے ترجمۃ الرجال۔ بعض ماہرینِ حدیث یہ اصطلاح استعمال فرماتے ہیں "ذكر فلان في ترجمة الفلان"
3. کسی چیز کا آغاز یا ابتدائی حصہ جیسے ترجمۃ الباب وغیرہ۔ تراجم کے لفظی معنی جو محدثین کرام کی اصطلاح میں ہے وہ یہی آخر الذکر معنی ہے یعنی کسی بھی چیز کا آغاز اور ابتدائی حصہ جیسے ترجمۃ الباب، کتاب کا ابتدائی حصہ۔ یہاں تراجم ابواب امام ابن ابی شیبہؒ میں یہی معنی مراد ہے۔

## لفظ تراجم کا اصطلاحی مفہوم

اس سے مراد حدیث کے باب کا ایک عنوان ہے۔ عموماً محدثین کرام اپنی تالیفات میں مجموعہ احادیث کو ایک خاص مفہوم کے تحت جمع کرتے ہیں اور اس کے لیے ایک عنوان قائم کرتے ہیں جیسے: باب الماء الدائم، باب في تسمية الوضوء و غیرہ۔

# انواع تراجم "المصنف" کے تناظر میں

تراجم ابواب کی چار اقسام ہیں:

۱۔ تراجم ظاہرہ ۲۔ تراجم مفردہ ۳۔ تراجم مرسلہ بمعنیٰ مطلقہ ۴۔ تراجم خفیہ یا استنباطیہ

## 1. تراجم ظاہرہ

تراجم ظاہرہ وہ ہیں جو اپنے مضامین میں ظاہر ہوں اور اس کی کئی صورتیں ہیں:

## أ. ترجمہ "صیغہ خبریہ عامہ" کے ساتھ قائم کرنا

اس کا معنیٰ ہے کہ ترجمہ ایسی عبارت ہو جو باب کے مضمون پر صیغہ خبریہ عامہ (جس میں کئی وجوہ کا احتمال ہو) کے ساتھ دلالت کرے، پھر اس کے تحت درج شدہ احادیث کے ساتھ مراد متعین ہو جائے۔ جیسا کہ:

باب "ما ذكر في السواك" کے تحت یہ حدیث بیان کی ہے: كان رسول الله ﷺ اذا قام فتهجد يشُوص فاه بالسواك[7] "رسول اللہ ﷺ جب تہجد کے لیے اٹھتے تو مسواک کیا کرتے تھے۔"

امام ابن ابی شیبہؒ نے باب "صیغہ خبریہ عامہ" کے ساتھ قائم کیا ہے اور حدیث لا کر اس عام لفظ سے مراد متعین کر دی کہ باب میں مسواک کے بارے میں بات کی گئی ہے۔ اس ضمن میں نبی اکرم ﷺ کی حدیث مبارکہ بھی بیان کر دی کہ مسواک کرنا رسول اللہ ﷺ کا پسندیدہ اور محبوب طرز عمل ہے۔

باب "ما جاء في ثمن الكلب" کے تحت حدیث مبارکہ بیان کی ہے: ان النبی ﷺ نهي عن مهر البغي وثمن الكلب[8] "بے شک نبی اکرم ﷺ نے زنا کی کمائی اور کتے کی قیمت سے منع فرمایا ہے"۔ امام ابن ابی شیبہ نے باب "ما جاء في ثمن الكلب" میں صیغہ خبریہ عامہ استعمال کیا ہے۔ اس باب میں حدیث لا کر "ثمن الکلب" عام لفظ کے مرادی معنی کو متعین کر دیا کہ کتے کی قیمت لینے سے منع کیا گیا ہے۔ کتے کی قیمت لینا درست اور جائز نہیں ہے۔ ان جیسے ترجمہ کا فائدہ یہ ہے کہ باب کے مضمون کا اجمالی علم ہو جاتا ہے اور پھر حدیث سے اصل مقصود معلوم ہو جاتا ہے۔ جب ترجمہ باب کو صیغہ خبریہ عامہ کے ساتھ قائم کیا جائے گا تو اس میں کئی وجوہ کا احتمال باقی ہوتا ہے، پھر اس کے تحت درج شدہ احادیث کے ساتھ مراد متعین ہو جاتی ہے۔ اس طرح درج شدہ احادیث اور آثار اس بات کی نشاندہی کرتی ہیں کہ ترجمہ سے کیا مراد ہے، لہٰذا ان تراجم کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ باب کے مضامین کا اجمالی علم ہو جاتا ہے۔، پھر قاری احادیث اور آثار کے معانی سے اندازہ لگاتا ہے کہ وہ ترجمہ کے ساتھ ہم آہنگ ہیں۔

## ب. ترجمہ "صیغہ خبریہ خاصہ" کے ساتھ قائم کرنا

اس سے مراد یہ ہے کہ ترجمہ ایسی عبارت کے ساتھ ہو جو باب کے مضمون سے مراد کو متعین کرے اور اس میں کوئی اور احتمال نہ ہو۔ جیسا کہ:

- باب في المحافظة على الوضوء وفضله اس باب کے تحت حدیث نقل کی ہے: لا يُحافِظ على الطهور الا مومن[9] "وضو کی پابندی صرف مومن ہی کر سکتا ہے۔" اور
- باب "من كره الكلام في الاذان" اس کے ذیل میں امام ابن سیرین کا فتویٰ نقل کیا ہے: انه كان يكره الكلام في الاذان[10] "بے شک دوران آذان کلام کرنا مکروہ ہے"

اس کا فائدہ یہ ہے کہ باب میں جو مسئلہ اور حکم ذکر کیا گیا ہے۔ یہ حدیث اس کی واضح دلیل ہے۔

## ج. ترجمۃ الباب قرآنی آیات سے قائم کرنا

قرآنی آیات سے ترجمہ قائم کرنا ایک منفرد اور جداگانہ انداز ہے، جس کا مقصد معترضین کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ یہ مسئلہ قرآن کریم کی فلاں آیت میں آتا ہے اور جو معترضین یہ کہتے ہیں کہ یہ مسئلہ قرآن میں نہیں اور حدیث کو خبر واحد کہہ کر ترک کر دیتے ہیں، اس طرح ان پر حجت قائم ہو جاتی ہے۔ امام ابن ابی شیبہ عام مسائل میں بھی اس طرح کرتے ہیں تاکہ علم ہو جائے کہ اس باب کے تحت درج شدہ احادیث قرآنی آیت کی تفسیر ہیں۔ علاوہ ازیں یہ بتانا مقصود ہوتا ہے کہ یہ مسئلہ صرف احادیث میں ہی نہیں بلکہ قرآن میں بھی موجود ہے۔ اس ضمن میں ان کا منہج یہ ہے کہ وہ قرآنی آیت سے ترجمۃ الباب قائم کرتے ہیں اور آیت کریمہ کو باب کا عنوان بناتے ہیں۔ اس سے مقصود آیت مبارکہ کی تفسیر، احکام کو مستنبط کرنا ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں اس آیت کی تفسیر کے ضمن میں تفسیری اختلافات، مستنبط احکام احادیث و آثار کی روشنی میں نقل فرماتے ہیں۔ اس کی چند ایک امثلہ بطور استشہاد حسبِ ذیل ہے:

کتاب الطهارة میں ایک باب "أَوۡ لَٰمَسۡتُمُ ٱلنِّسَآءَ"[11] آیت قرآنی سے قائم کیا ہے اور اس کے تحت احادیث، آثار صحابہ اور فتاویٰ جات کو بطور تفسیر نقل فرمایا ہے۔ ان آثار کی روشنی میں صحابہ و تابعین کے مؤقف اور مؤیدات کو نقل کیا ہے کہ قرآن کریم میں اس آیت "أَوۡ لَٰمَسۡتُمُ ٱلنِّسَآءَ" سے کیا مراد ہے؟

- عن ابن عباس قال: هو الجماع "عبد اللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں: اس سے مراد جماع ہے"
- عن عبد الله قال: اللمس ما دون الجماع "حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ لمس سے مراد سے جماع سے کم ہے"
- عن الحسن قال: الملامسة الجماع "حضرت حسن فرماتے ہیں کہ لمس سے مراد جماع ہے"
- عن الشعبي قال: الملامسة ما دون الجماع "امام شعبیؒ کے ہاں: لمس سے مراد جماع سے کم ہے"[12]

آیت قرآنیہ سے ترجمہ قائم کرنے کے بعد اختلاف کو ذکر کیا ہے کہ یہاں لمس (چھونے) سے کیا مراد ہے؟ آثار صحابہ و فتاوٰی تابعین سے اس بات کو نقل کیا ہے کہ بعض کے نزدیک اس سے مراد جماع ہے اور بعض کے نزدیک جماع سے کم ہے۔

### د. مخصوص علماء کے مؤقف کے ساتھ ترجمہ قائم کرنا

اس طرح کے ترجمہ کا مطلب یہ ہے کہ اختلافی مسائل میں بعض علماء نے جن دلائل سے استدلال کیا ہے یا جن دلائل سے ان کا استدلال ہو سکتا ہے ترجمۃ الباب میں ان کا مذہب لکھ کر پھر وہ دلائل ذکر کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں کبھی مختلف اسباب کی بناء پر "من قال كذا" یا "من فعل كذا" کے الفاظ استعمال فرماتے ہیں۔ اس طرح وہ متعدد وجوہات کی بناء پر کرتے ہیں جو درج ذیل ہیں:

- کبھی اجماعی مسئلہ کی تعین میں بھی ایسا عنوان رقم کرتے ہیں۔
- بیان احتمال کے لیے۔
- اپنے نزدیک مختار قول کی نشاندہی کرنے کے لیے۔
- کبھی تعمیم کی غرض سے یعنی اس پہلو کی جانب اشارہ کرنے کے لیے ایسا ترجمہ لاتے ہیں کہ حکم عام ہے۔
- ترجمہ سے تاریخی واقعہ کی جانب اشارہ فرماتے ہیں۔
- کسی مسئلہ کا ترجمہ لاتے ہیں اور پھر فائدہ پر تنبیہ کی غرض سے ضمنی مسئلہ بھی لاتے ہیں گویا باب در باب ہوتا ہے۔

درج بالا مقاصد کے تحت تراجم ابواب قائم کرتے ہیں۔ جس کی مثال حسب ذیل ہیں۔

- کتاب الطہارت کے باب "من قال: خذ لراسك ماءً جديداً" اس میں حضرت ابن عباسؓ سے مرفوع روایت نقل کرتے ہیں: عن ابن عباسؓ: ان النبي ﷺ غرف غرفة، فمسح راسه واذنيه[13]۔ اس طرح انہوں بہت سی احادیث و آثار اس ضمن میں نقل کی ہیں۔
- کتاب الجہاد کے باب "من قال: لا يجتمع اليهود والنصارى مع المسلمين في مصر" اس کے نیچے حضرت ابن عباسؓ سے مرفوع حدیث نقل کی ہے: قال: اخرجوا المشركين من جزيرة العرب"[14]
"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مشرکین کو جزیرۃ العرب سے نکال دو"

اس کے بعد باقی ادلّہ کو ذکر کیا ہے کہ یہود و نصاریٰ ایک شہر میں مسلمانوں کے ساتھ نہیں رہ سکتے ہیں۔ اس قسم کے ترجمۃ الباب کا مقصود یہ ہوتا کہ ترجمہ میں بیان کردہ قول کو ثابت اور راجح قرار دینا ہے۔ بسا اوقات اجماعی مسائل پر بھی ترجمۃ الباب بعینہ رقم کرتے ہیں۔

### ہ. اختلافی مسائل پر تراجم قائم کرنا

اس نوع کے تحت دو اقسام ہیں۔

1. امام ابن ابی شیبہؒ بسا اوقات اختلافی مسائل پر مبنی تراجم ابواب قائم کرتے ہیں، یعنی بسا اوقات ایسے

خاص تراجم ابواب قائم کرتے ہیں کہ جس میں کسی ایک فقیہ کی رائے یا کسی ایک مذہب کا مؤقف ہوتا ہے، پھر اس مؤقف پر دلیل کی صورت میں احادیث و آثار نقل کی جاتی ہیں، اس طرح کی صورتحال میں ایک ترجمہ پر اکتفاء نہیں کرتے ہیں بلکہ اس کے بعد اگلا باب اس سے برعکس مؤقف والوں کی آراء کے ضمن میں ترجمۃ الباب قائم کرتے ہیں بعد ازاں اس مؤقف کی تائید میں احادیث و آثار سے دلائل ذکر کرتے ہیں۔ اس صورت حال میں امام ابن ابی شیبہؒ نہ تو اپنا مؤقف ذکر کرتے ہیں اور نہ ہی دونوں گروہوں میں سے کسی بھی کے دلائل کو ترجیح دیتے ہیں۔ جیسا کہ کتاب الطہارت میں ایک باب "في تخليل اللحية في الوضوء” قائم کیا ہے۔ اس ترجمۃ الباب سے ایک مذہب کی رائے کو ظاہر کرنے کے بعد اس کی تائید میں احادیث و آثار بیان کی ہیں۔ اس مؤقف کی تائید میں ایک حدیث حضرت عمار بن یاسرؓ مروی ہے کہ توضأ فخلل لحيته، فقلت له فقال: رأيت رسول الله ﷺ فعله[15] "آپؓ نے وضو کیا، پس داڑھی میں خلال کیا، میں نے عرض کی تو آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس کرتے ہوئے دیکھا"

بعد ازیں امام ابن ابی شیبہؒ درج بالا موقف کے برعکس رائے رکھنے والے علماء کا مؤقف ترجمۃ الباب میں بیان کرتے ہیں اور ان کے مؤقف کی تائید میں احادیث و آثار بطور دلائل ذکر کرتے ہیں۔ جیسا کہ مثال سے واضح ہے کہ "من كان لا يخلل لحيته، وبقول يكفيك ما سال عليها" اس مؤقف کی تائید میں احادیث و آثار نقل کی ہیں جن میں سے ایک پیش خدمت ہے: عن سعيد الزبيدي، قال سالت إبراهيم: اخلل لحيتي بالماء، او يكفيها ما مرّ عليها؟ قال: يكفيها ما مرّ عليها[16] "سعید الزبیدی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے پوچھا کہ میں داڑھی میں خلال کروں یا اس پر بہہ جانے والا پانی کافی ہے؟ انہوں نے فرمایا اس پر بہہ جانے والا پانی کافی ہے۔"

2. اختلافی مسائل پر مبنی تراجم ابواب کی دوسری قسم یہ ہے کہ امام ابن ابی شیبہؒ ایک ہی باب میں دو اختلافی مسائل کو بیان کر دیتے ہیں۔ مذاہب کے اختلاف کو بیان کرنے کے لیے علیحدہ علیحدہ تراجم ابواب قائم نہیں کرتے ہیں۔ اس کی مثال ذیل میں مذکور ہیں:

کتاب الصلوات میں ایک باب "الرجل يحدّث يوم الجمعة" قائم کیا ہے۔ پھر اس کے تحت احادیث و آثار نقل کی ہیں۔ ایک روایت امام حسنؓ سے بیان کی ہے کہ "عن رجل احدث يوم الجمعة، فذهب ليتوضأ، فجاء وقد صلى الامام، قال: يصلّي اربعاً"[17] پھر اس کے بعد مخالف روایت پیش کی ہے کہ عن وكيع: قال: سألت سفيان عن رجل افتح مع الامام الصلاة يوم الجمعة، فذهب ليتوضأ، فجاء، وقد صلى الامام، قال: يصلي ركعتين مالم يتكلم" [18] "میں نے سفیان سے اس

شخص کے بارے میں سوال کیا جس نے جمعہ کی نماز شروع کی، پس وہ وضو کے لیے چلا گیا تو پس جب واپس آیا تو امام نے نماز مکمل کر لی؟ تو اس کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ دو رکعت نماز پڑھے گا جب تک کوئی بات نہ کی ہو"

## و. الفاظ حدیث کے ساتھ تراجم ابواب قائم کرنا

اس ترجمہ کا مطلب یہ ہے کہ حدیث مبارکہ ہی کو باب کا مضمون بنا دیا جائے، پوری حدیث یا اس کا کچھ ٹکڑا لکھ دیا جائے۔ اس طرح سے مترجم بہ حدیث اور مترجم لہ کلام کے درمیان مناسبت اور فرق واضح ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ:

کتاب الصلوات کے باب "صلاة القاعد على النصف من الصلاة القائم" اس باب کے تحت حضرت عمران بن حصین سے ایک مرفوع روایت بیان کی ہے کہ عن عمران بن حصين انه سأل النبی ﷺ عن الصلاة قاعداً؟ فقال: صلِّ قائماً، فانه افضل ثم قال: صلاة القاعد علي النصف من صلاة القائم، وصلاة النائم على النصف من صلاة القاعد"[19] "میں نے رسول اللہ ﷺ سے کسی آدمی کے بیٹھ کر نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ افضل یہی ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھے کیونکہ بیٹھ کر پڑھنے والے کو کھڑے ہو کر پڑھنے والے سے آدھا ثواب ملتا ہے اور لیٹے لیٹے پڑھنے والے کو بیٹھ کر پڑھنے والے سے آدھا ثواب ملتا ہے۔"

### مترجم بہ اور مترجم لہ اصطلاح کی وضاحت

مترجم بہ سے مراد یہ ہے کہ لفظِ باب سے لے کر مرفوع حدیث شروع کرنے سے پہلے تک جو عبارت نقل کی گئی ہے خواہ وہ قرآن مجید کی آیات ہوں، یا صحابہ کرام کی آثار، تابعین کے اقوال و فتاویٰ جات ہوں یہ سب مترجم بہ ہوں گے۔ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ "ترجمہ میں ذکر کی گئی چیز" لہٰذا سب کچھ مترجم بہ ہو گا۔

مترجم لہ سے مراد یہ ہے کہ باب کے نیچے جو حدیث درج کی جائے گی، اس کو مترجم لہ کہا جاتا ہے۔

## ز. آثار صحابہ و تابعین کے ساتھ ترجمہ قائم کرنا

امام ابن ابی شیبہؒ نے تراجم ابواب میں آثار صحابہ و اقوال تابعین کو بھی درج کیا ہے تاکہ آثار صحابہ و تابعین سے مسئلہ کی حجیت اور باب کی تائید ہو جائے اور حدیث کی تشریح ہونے کے ساتھ ساتھ یہ بھی معلوم ہو جائے کہ اس مسئلہ کے متعلق صحابہ کرامؓ و تابعین کیا سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ کتاب الزکوۃ کا باب "في كل شيء اخرجت الارض زكاة" الفاظ کے ساتھ قائم کیا ہے۔ پھر ابراہیمؒ سے ایک اثر نقل کیا ہے "عن ابراهيم قال: في كل شيء اخرجت الارض زكاة"[20] "ہر زمینی پیداوار پر زکوٰۃ ہے"۔ آیات، احادیث، آثار ذکر کرنے کا فائدہ امام ابن ابی شیبہؒ کے مختار مذہب کی طرف اشارہ ہوتا ہے"۔

## ح. استفہامیہ انداز میں تراجم ابواب قائم کرنا

اس کا مطلب یہ ہے کہ باب کا عنوان استفہام کے صیغے کے ساتھ ہو۔ امام ابن ابی شیبہؒ نے "المصنف" میں بہت سارے ابواب کا آغاز استفہامیہ انداز میں کیا ہے۔ اس طرح کے ترجمہ باب میں دونوں احتمال ہوتے ہیں کہ استفہام کی شکل میں اثبات بھی ہو سکتا ہے اور نفی بھی۔ لیکن اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ مسئلہ ذہن نشین ہو جاتا ہے اور فتویٰ کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ استفہامیہ انداز میں ترجمۃ الباب قائم کرنے کی مختلف وجوہ ہوتی ہیں جو بمع امثلہ حسب ذیل ہیں:

1. کبھی علماء کے درمیان متفقہ اور اجماعی مسائل کے تحت ایسا عنوان لاتے ہیں۔ پھر اس کے ضمن میں بطور دلائل احادیث و آثار نقل فرماتے ہیں جس کا مقصود اجماع کا مستند اور بنیاد ذکر کرنا ہے۔ مثلاً کتاب الطہارت کا باب "ما يقول الرجل اذا دخل الخلاء؟" استفہامیہ انداز میں قائم کیا ہے، پھر اس کے ضمن میں حضرت انس بن مالک سے مرفوع حدیث نقل کی ہے عن انس بن مالكؓ قال: كان النبي ﷺ اذا دخل الخلاء قال: اعوذ بالله من الخبث و الخبائث [21]"نبی اکرم ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو فرماتے تھے: میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں گندگی اور گندی اشیاء سے"

امام ابن ابی شیبہؒ نے ترجمہ میں استفہام کا صیغہ استعمال کیا ہے، اس لیے کہ حضرت انس بن مالک کی حدیث عام ہے، اس حدیث سے یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ بیت الخلاء میں دخول کے وقت ذکر کرنا مشروع ہے اور اس وقت دُعا ماثور کا پڑھنا بھی جائز ہے۔[22]

2. اس طرح ترجمہ باب اس وقت بھی قائم کیا جاتا ہے کہ جب حدیث میں ہی سوال و جواب ہو، جیسا کہ کتاب الصلوات کا باب "ما قالوا فيها اذا نسئ فقام في الركعتين ما يصنع؟" استفہامیہ انداز میں قائم کیا ہے۔ اس باب میں ایک حدیث نقل کی ہے: عن الشعبيؒ قال: صليت خلف المغيرة بن شعبة، فقام في الثانية، فسبح الناس به فلم يجلس، فلما جلس وانفتل سجد سجدتين و هو جالس، ثم قال: هكذا رأيت رسول الله ﷺ صنع [23]

اس حدیث میں سوال بھی تھا اور جواب بھی مذکور ہے جس کا فائدہ یہ ہوا کہ مسئلہ کی تعین و وضاحت ہو گئی کہ جب دوسری رکعت میں تشہد میں بیٹھنے کی بجائے کھڑا ہو جائے تو واپس نہ پلٹے بلکہ قعدہ اخیرہ میں سجدہ سہو کرے۔ اس بات پر تمام علماء کا اتفاق ہے۔[24]

3. کبھی استفہامیہ انداز میں کسی مشکل کی وضاحت کے لیے ترجمہ قائم کرتے ہیں، جیسے کتاب الحج کے باب "المكي يريد ان يعتمر من اين يعتمر؟" اس کے ضمن میں ایک پورا اثر نقل کیا ہے: عن ابن عباسؓ قال: لا يضركم يا اهل مكة ان لا تعتمروا، فان ابيتم فاجعلوا بينكم وبين الحرم بطن

الوادي[25] "حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں مکہ والے اگر عمرہ نہ کریں تو انہوں کوئی نقصان نہیں ہے، اگر وہ عمرہ کرنا چاہیں تو ان کا میقات جوانب حرم ہے"

اس طرح کے باب کا فائدہ یہ ہوا کہ مشکل مسئلہ کی وضاحت ہو جاتی ہے کہ اس حدیث سے یہ فائدہ حاصل ہوا کہ تمام ائمہ و علماء اس بات پر اتفاق ہے کہ اہل مکہ کا میقات "مقام تنعیم"[26] ہے۔ لیکن جب مکہ میں مقیم یا غیر مقیم عمرے کا ارادہ کرے تو وہ جوانب حرم سے کسی بھی طرف نکل جائے۔[27]

4. بسا اوقات استفہامیہ انداز میں ایسے تراجم ابواب قائم کرتے ہیں کہ حدیث سے مستنبط معانی کی جانب اشارہ کے لیے تراجم ابواب قائم کرتے ہیں۔ ان کے تین مراتب ہیں۔

- بعض تراجم مرادی معنیٰ پر دلالت میں ظاہر، واضح اور مطلوبہ فوائد کے حامل ہوتے ہیں۔
- بعض تراجم مراد پر دلالت میں واضح ہوتے ہیں لیکن ان کا فائدہ قلیل ہوتا ہے۔
- بعض تراجم مراد پر دلالت کرنے میں خفی، بعید اور غیر مناسب ہوتے ہیں، تکلف کے بغیر چل نہیں پاتے ہیں۔[28] اور حدیث کے لفظ سے ائمہ و مجتہدین مختلف معانی مراد لیتے ہیں۔ بسا اوقات روایات میں اختلاف کی بناء پر تراجم ابواب قائم کیے جاتے ہیں، کبھی کبھار امام ابن ابی شیبہ حروف استفہام کے ساتھ اس انداز سے ترجمہ لاتے ہیں کہ مختلف روایات کے درمیان جمع و تطبیق ہو جائے۔ جیسا کہ کتاب الطہارۃ کا باب "في الوضوء كم هو مرة؟" استفہامیہ انداز میں قائم کیا ہے۔ پھر اس کے ضمن میں مختلف فیہ روایات بیان کی ہیں۔ جو حسب ذیل ہیں۔

- حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ "ان النبي ﷺ توضأ ثلاثاً ثلاثاً" نبی اکرم ﷺ نے تین تین مرتبہ اعضاء کو دھویا"
- حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ "ان النبي ﷺ توضأ مرتين مرتين "نبی اکرم ﷺ نے دو مرتبہ اعضاء کو دھویا"
- حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ "توضأ النبي ﷺ مرة مرة"[29] نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ اعضاء کو دھویا"

اس ترجمہ باب میں امام ابن ابی شیبہؒ نے صیغہ استفہام استعمال کیا ہے جو مذکورہ بالا احادیث مبارکہ میں واقع احتمال کو بیان کر رہا ہے کہ حضرت علیؓ کی روایت میں ہے کہ وضو میں اعضاء کو تین تین مرتبہ دھویا جائے گا۔ اور حضرت ابوہریرہؓ کی روایت میں دو دو مرتبہ دھویا جائے گا۔ جبکہ ابن عباسؓ روایت میں ایک مرتبہ ہی دھونا کافی ہے۔ اس باب میں تین مختلف فیہ احادیث ذکر کی ہیں کہ جن کی وجہ سے علماء میں اختلاف ہے کہ وضو میں

اعضاء کو کتنی مرتبہ دھویا جائے گا۔ مزید برآں ان روایات کی تفصیل اور ان کی تطبیق میں صاحب شرح الکبیر ائمہ کرام کے اقوال نقل کرتے ہیں: فذهب اكثر اهل العلم الى ان الوضوء مرة واحده يجزي، والثلاث افضل، الّا مالكاً فانه لم يؤقت مرة ولا ثلاثا، وقال: انما قال الله تعالى: فاغسلوا وجوهكم وقال الاوزاعي و سعيد بن عبد العزيز: الوضوء ثلاثا ثلاثاً، الا غسل الرجلين فانهما ينقيهما"[30]

## ط. فعل شرط کے ساتھ تراجم ابواب قائم کرنا

اس ترجمہ کا مطلب یہ ہے کہ امام ابن ابی شیبہؒ ترجمہ باب میں فعل کی شرط ذکر کرتے اور جواب شرط کو حذف کر دیتے ہیں۔ پھر اس کے بعد جواب شرط مرفوع حدیث کے ذریعے بیان کرتے ہیں، کبھی آثار سے جواب لاتے ہیں، کبھی صراحتاً جواب لاتے ہیں۔ اس کی امثلہ حسب ذیل ہیں:

- کتاب الطہارت میں ایک "الماء اذا كان قلتين او اكثر" فعل شرط کے ساتھ قائم کیا ہے۔ پھر اس میں ایک مرفوع حدیث عبداللہ بن عمرؓ سے بیان کی ہے: عن ابن عمر قال: سئل رسول الله ﷺ عن الماء يكون بارض الفلات وما ينوبه من السباع و الدواب ؟ فقال : اذا كان الماء قلتين لم يحمل الخبث[31]

  "رسول اللہ ﷺ سے ایسے پانی کے بابت سوال کیا گیا، جو جنگلوں میں ہو، جہاں درندے اور جانور آتے ہوں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب پانی دو قلہ کی مقدار ہو تو وہ گندگی کو نہیں اٹھاتا ہے"

  اس کا جواب حذف کر دیا کیونکہ وہ سیاق موضوع کی وجہ سے معلوم ہے۔

- کتاب الصلوات میں باب اذا دخل المسافر في صلاة المقيم حرف شرط کے ساتھ قائم کیا ہے لیکن جواب شرط کو حذف کر دیا ہے۔ اس ضمن ایک حضرت ابن عباس کی اثر نقل کی ہے کہ "قال اذا دخل المسافر في صلاة المقيمين صلى صلاتهم"[32] "جب مسافر مقیم کی اقامت میں نماز ادا کرے تو مکمل ادا کرے گا"۔

اس میں ترجمہ باب کا جواب شرط حضرت ابن عباسؓ کی اثر میں ذکر کر دیا ہے۔ اگر ترجمہ باب میں جواب شرط مذکور ہوتا تو باب عنوان اس طرح "اذا كان كذلك فليدخل في صلاة المقيم" قائم ہوتا۔

## ي. اولیت کے الفاظ کے ساتھ تراجم ابواب قائم کرنا

ایسے الفاظ کے ساتھ ترجمہ قائم کرنا جس میں اولیت کا ذکر کیا گیا ہو کہ کس نے یہ کام پہلے کیا؟ یا کون سا کام پہلے کیا گیا؟ یا اس بارے میں پہلا قول کس کا ہے؟

امام ابن ابی شیبہؒ کے تفردات میں سے ہے کہ اس طرح کے تراجمِ ابواب کتبِ احادیث میں کسی بھی کتاب میں نہیں ملتے ہیں۔ تراجمِ ابواب کی اس نوع سے متعلق مصنف ابن ابی شیبہ میں مستقل طور پر ایک کتاب "کتاب الاوائل" کے نام سے لکھی۔ اس کتاب میں ایک ترجمہِ باب "باب اول من فعل و من فعله"[33] کے عنوان سے قائم کیا ہے جس کے تحت متعدد احادیث و آثار نقل کی ہیں۔

## 2. تراجم مفردہ

تراجم مفردہ سے مراد ایسا ترجمۃ الباب ہے کہ جس میں صرف ترجمہ قائم کر دیتے ہیں اور اس کے تحت کوئی حدیث نہ لاتے بلکہ معلق ہی رہنے دیتے ہیں یا صرف کوئی آیت درج کرتے ہیں اور چند ایک آثار نقل کرتے ہیں۔ امام ابن ابی شیبہؒ کی تصانیف میں تراجم ابواب کی اس نوع سے متعلقہ ایک ہی مثال مصنف ابن ابی شیبہ کی "کتاب الادب" میں مذکور ہے جیسے: من كره ان يقول: ليس فى البيت احد ولا باس ان يقول: ليس فى البيت احدمن الناس"[34] "یہ کہنا درست نہیں کہ گھر میں کوئی نہیں ہے بلکہ اس طرح کہنے میں کوئی حرج نہیں کہ گھر میں لوگوں میں سے کوئی نہیں ہے"۔

اس ترجمہ باب کے تحت کوئی بھی مرفوع متصل، منقطع اور آثار صحابہ نقل نہیں کی ہیں۔

## 3. تراجم مطلقہ یا مرسلہ

ان تراجم میں صرف لفظ "باب" ذکر ہوتا ہے۔ اس لیے ان تراجم کو مطلقہ کہا جاتا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ میں تین مقام پر لفظ "باب" سے امام ابن ابی شیبہ نے ترجمۃ الباب قائم کیا ہے۔ کتاب الايمان والرؤيا میں تینوں باب مذکور ہیں: وقولہ "باب" کے ساتھ قائم کیا ہے۔[35] وقولہ "باب"[36] وقولہ "باب"[37]

ان تراجم ابواب کے قائم کرنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ جو احادیث و آثار ان ابواب کے تحت رقم کی جاتی ہیں وہ اپنے معنی مرادی پر ظاہر الدلالۃ ہوتی ہیں۔

### تراجم مرسلہ کی اقسام

تراجم مرسلہ کی دو اقسام ہیں

1. ایسا باب یا تو سابقہ باب کا تکملہ ہوتا ہے یعنی اس مضمون سابق باب کے مضمون کے لیے تکملہ کی حیثیت رکھتا ہے اور اس میں ایک سے زائد فوائد مضمر ہوتے ہیں جس کی بناء پر اس کو الگ ذکر کیا جاتا ہے اس طرح یہ سابقہ باب کے لیے ایک فصل کا درجہ رکھتا ہے۔ جیسا کہ کتاب الایمان کے باب "باب ما ذكر فيما يطوي عليه المؤمن من الخلال" میں ہے۔ حضرت ابوذر سے مرفوعا روایت کرتے ہیں۔ "عن ابی ذرؓ قال: سألت رسول الله ﷺ ماذا ينجي لعبد من النار؟ فقال: الايمان بالله، قال: قلتُ: حسبي

الله او مع الایمان عمل؟ فقال ترضع مما رزقك الله، او یوضع مما رزقه الله" [38]

پھر ترجمہ باب کے تحت متعدد احادیث و آثار نقل کرنے کے بعد اگلا ترجمہ باب "باب" سے قائم کرتے ہیں اور اس کے تحت سابقہ مضمون کے تکملہ کے تحت احادیث نقل کرتے ہیں جیسا کہ "عن ابی هريرة، قال: قال رسول الله ﷺ :مثل المؤمن مثل الزرع لاتزال الريح تميله، ولايزال المؤمن يصيبه البلاء، ومثل الكافر كمثل شجرة الارزة لا تهتز حتى تستحصد"[39]

امام ابن ابی شیبہؒ نے ترجمہ سابقہ کے تحت جو حدیث ذکر کی ہے اس میں بہت سے فوائد ہیں کہ مؤمن کے جسم، مال اور اہل خانہ کو قدرتی آفات و بلیلات پہنچتی ہیں وہ سب اس لیے ہوتی ہیں کہ اس کے گناہوں کو مٹائے اور درجات کو بلند کرے۔ لیکن جو حدیث میں "مثل الکافر" کی زیادتی ہے۔ یہ زیادتی پہلے باب کے لیے فصل کی حیثیت رکھتی ہے جس میں متعدد فوائد مضمر ہیں۔

2. بعض جگہ ان جیسے ابواب میں یہی ہوتا کہ مابعد باب کا تعلق ما قبل باب سے اصل موضوع میں برابر ہوتا ہے۔ جیسا کہ "کتاب الایمان والرویا" میں ہے۔ اس کے تحت تراجم ابواب کو مرسل باب کے تحت بیان کیا ہے اور پھر اس کے باب دوسرا باب بھی مرسل ہی بیان کیا ہے۔ اس میں حضرت ابن عباس سے حدیث بیان کی ہے "عن ابن عباسؓ قال: قال رسول الله ﷺ : ما يؤمن من بات شبعان و جاره طاو الی جنبه"[40] اور اس کے بعد دوسری حدیث اس مضمون سے متصل حدیث بیان کی ہے جو حضرت عائشہؓ سے مروی ہے: "عن عائشةؓ قالت: قال رسول الله ﷺ اكمل المؤمنين ايماناً احسنهم خُلقاً"[41]

"رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ مومنوں کا ایمان اس وقت کامل ہو گا جب اس کا اخلاق اچھا ہو گا"

پس دونوں حدیث اصل موضوع یعنی "ایمان" سے متصل ہیں، اس لیے دونوں سابقہ ابواب کے درمیان لفظ باب کے ساتھ فصل ہے۔

## 4. تراجم خفیہ یا استنباطیہ

امام ابن ابی شیبہؒ کے نزدیک تراجم خفیہ یا استنباطیہ وہ ہیں جن میں حدیث کی باب سے مطابقت مخفی ہوتی ہے جو غور و فکر اور تدبر سے ظاہر ہوتی ہے۔ اس طرح کے ابواب قائم کرنے کا مقصد طالب کے ذہن کو تیز کرنا اور اُس میں اجتہاد کا ملکہ پیدا کرنا ہوتا ہے۔ امام ابن ابی شیبہؒ کی "المصنف" کے ابواب کی تفصیل مجمل، تاویل، عام اور عام سے خاص مراد لینا یا خاص سے عام مراد لینا کی کافی مثالیں ہیں۔ کبھی ایسے ابواب قائم کرتے ہیں جن کا بظاہر کوئی فائدہ نظر نہیں آتا لیکن بنظر غائر مطالعہ کیا جائے تو ان کا بھی فائدہ ہوتا ہے وہ یہ کہ امام ابن ابی شیبہؒ بعض اہل علم کا رد کرنا چاہتے ہیں جو اس بات کے قائل نہیں ہوتے ہیں جن کے اقوال پہلی کتب حدیث مثلاً جامع سفیان ثوری، مصنف عبد الرزاق وغیرہ میں درج

ہوتے ہیں اور ان کے اقوال کے مطابق ابواب قائم کیے ہوتے ہیں، اس طرح کبھی حدیث عام ہوتی ہے اور ترجمہ خاص ہوتا ہے۔

## خلاصہ بحث ونتائج

امام ابن ابی شیبہؒ اپنے عہد کے عظیم محدث وفقیہ تھے۔ امام ابن ابی شیبہؒ کی فقاہت اور جلالت علمی کا انداز ان کے تراجم ابواب (احادیث پر لگائے گئے عنوانات اور سرخیاں) سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ عجیب اشارات وکنایات اور باریک بینی سے احادیث سے مسائل مستنبط کرتے ہیں، جہاں بڑے بڑے ائمہ وفقہاء کی رسائی نہیں ہوتی۔ ان تراجم ابواب میں امام ابن ابی شیبہؒ کا تفقہ، استنباط اور دِقت رسی اور نکتہ آفرینی کا اظہار ہوتا ہے، امام ابن ابی شیبہؒ سے پہلے کسی مصنف نے اس قسم کے تراجم ابواب قائم نہیں کئے اور بعد کے محدثین اور مصنفین نے آپؒ کے ہی منہج پر تراجم ابواب قائم کیے ہیں، امام موصوفؒ نے اپنی تصنیف لطیف "لمصنف" میں بے متعدد انواع پر مشتمل تراجم ابواب قائم کئے ہیں۔ جن میں تراجم ظاہرہ، مفردہ، مرسلہ بمعنیٰ مطلقہ، خفیہ یا استنباطیہ شامل ہیں۔ تراجم ظاہرہ وہ ہیں جو اپنے مضامین میں ظاہر ہوں، اس قسم کے تحت انہوں متعدد انداز میں ترجمۃ الباب قائم کئے ہیں۔ جن میں صیغہ خبریہ عامہ، صیغہ خبریہ خاصہ، قرآنی آیات، الفاظ حدیث اور آثار صحابہ واقوال وفتاویٰ تابعین کے ساتھ ترجمۃ الباب قائم کرنا شامل ہیں۔ علاوہ ازیں انہوں نے اس ضمن میں اختلافی مسائل پر مبنی آراء کے ساتھ ساتھ فعل شرط، استفہامیہ انداز میں بہت سارے تراجم ابواب قائم کئے ہیں۔ امام ابن ابی شیبہؒ تراجم مفردہ میں صرف ترجمہ قائم کر دیتے ہیں اور اس کے تحت کوئی حدیث نہ لاتے بلکہ معلق ہی رہنے دیتے ہیں یا صرف کوئی آیت درج کرتے ہیں اور چند ایک آثار نقل کرتے ہیں۔ اور تراجم مرسلہ میں صرف لفظ "باب" ذکر کرتے ہیں، اس لیے ان تراجم کو مطلقہ کہا جاتا ہے۔ امام ابن ابی شیبہؒ کے نزدیک تراجم خفیہ یا استنباطیہ وہ ہیں جن میں حدیث کی باب سے مطابقت مخفی ہوتی ہے جو غور وفکر سے ظاہر ہوتی ہے۔

## حواشی وحوالہ جات

1۔ الذھبی، ابوعبداللہ شمس الدین محمد بن احمد، سیر اعلام النبلاء، تحقیق: شعیب ارناؤوط، موسسۃ الرسالۃ، بیروت، 1982، 11/ 128

2۔ الرامہرمزی، حسن بن عبد الرحمٰن، المحدث الفاصل بین الراوی والواعی، تحقیق: عجاج الخطیب، دارالفکر، بیروت، 1994ء، ص614

3۔ ابن کثیر، ابوالفداء اسماعیل بن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، دار المعرفۃ بیروت، 2005ء، 10/ 763

4۔ الرامہرمزی، المحدث الفاصل بین الراوی والواعی، ص414

5۔ ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد، مقدمۃ المحقق مصنف ابن ابی شیبۃ، تحقیق: دکتور حمد الجمعہ وابراہیم اللحیدان، مکتبۃ الرُشد، ریاض، 2004، 1/ 102

6۔ ابن منظور الافریقی، ابو الفضل، محمد بن مکرم، لسان العرب، بیروت: دار صادر، مصدر: ت۔ ز، 1/310

7۔ ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد، مصنف ابن ابی شیبۃ، تحقیق: دکتور حمد الجمعہ و ابراہیم اللحیدان، مکتبۃ الرُشد، ریاض، 2004، 1/168

8۔ ایضاً، 6/243

9۔ ایضاً، 1/7

10۔ ایضاً، 1/212

11۔ سورۃ النساء: 4/43

12۔ ابن ابی شیبہ، مصنف ابن ابی شیبۃ، تحقیق: دکتور حمد الجمعہ و ابراہیم اللحیدان، 1/166

13۔ ایضاً، 1/20

14۔ ایضاً، 12/344

15۔ ایضاً، 10/12

16۔ ایضاً، 1/14

17۔ ایضاً، 1/159

18۔ ایضاً، 2/160

19۔ ایضاً، 2/52

20۔ ایضاً، 3/139

21۔ ایضاً، 1/3

22۔ المقدسی، عبد اللہ بن أحمد بن محمد بن قدامۃ، ابو محمد، المغني ویلیہ الشرح الکبیر، تحقیق: محمد رشید رضا، دار الکتاب العربي للنشر والتوزیع، 2010، 1/159

23۔ ابن ابی شیبہ، مصنف ابن ابی شیبۃ، تحقیق: دکتور حمد الجمعہ و ابراہیم اللحیدان، 2/34

24۔ المقدسی، عبد اللہ بن أحمد، المغنی والشرح الکبیر، تحقیق: محمد رشید رضا، 1/278

25۔ ابن ابی شیبہ، مصنف ابن ابی شیبۃ، تحقیق: دکتور حمد الجمعہ و ابراہیم اللحیدان، 4/87

26۔ مدینہ منورہ جانے والے راستے پر تنعیم کے مقام پر حرم مکہ کی حدود ختم ہوتی ہیں۔ یہاں ایک مسجد ہے جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے موسوم ہے۔ اسے مسجد تنعیم بھی کہا جاتا ہے۔

27۔ المقدسی، عبد اللہ بن أحمد، المغنی والشرح الکبیر، تحقیق: محمد رشید رضا، 3/310

28۔ ابن دقیق العید، محمد بن علي بن وهب، تقي الدین أبو الفتح، إحکام الأحکام شرح عمدۃ الأحکام، تحقیق: أحمد محمد شاکر، ناشر: عالم الکتب، 1987، 1/24

29۔ ابن ابی شیبہ، مصنف ابن ابی شیبۃ، تحقیق: دکتور حمد الجمعہ و ابراہیم اللحیدان، 1/7-11

30۔ المقدسی، عبد اللہ بن أحمد، المغنی والشرح الکبیر، تحقیق: محمد رشید رضا، 1/129

31۔ ابن ابی شیبہ، مصنف ابن ابی شیبۃ، تحقیق: دکتور حمد الجمعہ وابراہیم اللحیدان، 144/1

32۔ ایضاً، 382/1

33۔ ایضاً، 68/14

34۔ ایضاً، 104/9

35۔ ایضاً، 20/11

36۔ ایضاً، 22/11

37۔ ایضاً، 75/11

38۔ ایضاً، 17/11

39۔ ایضاً، 20/11

40۔ ایضاً، 24/11

41۔ ایضاً، 27/11